یکم جولائی ۱۹۱۰ء

خطبہ جمعہ

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے وَ یَقُوْلُ الْاِنْسَانُ ءَ اِذَا مَا مِتُّ لَسَوْفَ اُخْرَجُ حَیًّا (مریم:٦٧) کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

اگر کامل یقین ہو کہ فلاں بات کا یہ نتیجہ ہے تو میں نہیں سمجھتا کہ انسان فکر مند نہ ہو۔ برسات آنے والی ہو تو سب کو لپائیوں کا فکر پیدا ہو جاتا ہے۔ پھر لوگ بیج بونے کی تیاریاں' باوجود ان خوفوں کے کہ کھیتی شاید ہو یا نہ ہو یا پھر اس کے بعد اٹھانی یا کھانی نصیب ہو یا نہ ہو' کر لیتے ہیں۔ امتحان قریب ہو تو لائق سے لائق لڑکا کچھ نہ کچھ تیاری کر لیتا ہے۔ یہ اس لئے کہ اسے یقین ہوتا ہے کل امتحان ضرور ہو گا۔ تو پھر اگر قیامت کا یقین پیدا ہو تو انسان کیوں گناہ اور لوگوں کی حق تلفیاں اور اکل مال بالباطل کرے۔ ایسے ایسے برے کام کر کے وہ زبان حال سے جتاتا ہے کہ اسے یوم الحساب کا یقین نہیں۔ اگر یقین ہو تو اس کے متعلق تیاری بھی کرے۔

اس کے بعد ایک دلیل بیان کرتا ہے کہ انسان کچھ نہ تھا۔ ہم نے اسے اپنی صفت ربوبیت کے ماتحت بتدریج اس حالت میں پہنچایا۔ یہ پورا ثبوت ہے اس بات کا کہ ہم اسے پھر اٹھائیں گے اور حسب اعمال جنت یا دوزخ میں پہنچائیں گے۔ اس کی تفصیل فرماتا ہے کہ متقیوں کو بچائیں گے اور ظالموں کو دوزخ میں بھجوائیں گے۔ اس وقت معلوم ہو گا کہ یہ ظاہری دکھلاوے کا ساز و سامان کہاں تک کسی کے کام آنے والا ہے۔ یہاں تک کہ اس دنیا میں بھی یہ چیزیں ان کو حقیقی عزت نہیں دے سکیں۔

ایک شخص نے مجھ پر اعتراض کیا کہ آپ کے قرآن میں نمرود' حضرت ابراہیمؑ کے مقابل کا ذکر ہے حالانکہ وہ کوئی شخص نہیں ہوا۔ میں نے کہا یہی تو اعجاز قرانی ہے کہ اس مدمقابل کا نام نہیں لیا۔ گویا بتلا دیا کہ یہ ایسا بے نشان کیا جاوے گا کہ ایک زمانہ میں اس کی ہستی سے بھی انکار کیا جائے گا۔ اس کے خلاف حضرت ابراہیم کو دیکھو کہ مجوس' عیسائی' یہودی' مسلمان' سب ہی اس کا نام عزت سے لیتے ہیں اور اس کی اولاد تمام روئے زمین پر موجود ہے۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا نام نامی پانچ بار تو چھتوں پر باآواز بلند پکارا جاتا ہے اور پھر کس عزت کے ساتھ۔ مگر کیا کوئی عتبہ' ربیعہ' شیبہ' ابوجہل اور پھر امام حسینؓ کے مقابل یزید کی اولاد ہونے کی طرف بھی اپنے تئیں منسوب کرتا ہے۔

یاد رکھو آرام کی زندگی کے لئے یہ چالاکیاں' یہ سازوسامان کی حرص مفید نہیں بلکہ قرآن مجید کی سچی فرمانبرداری کرو۔ میرا تو اعتقاد ہے کہ اس کتاب کا ایک رکوع انسان کو بادشاہ سے بڑھ کر خوش قسمت بنا دیتا ہے۔ جس باغ میں میں رہتا ہوں اگر لوگوں کو خبر ہو جاوے تو مجھے بعض دفعہ خیال گزرتا ہے کہ میرے گھر سے قرآن نکال کر لے جاویں۔ مسلمانوں کے پاس ایسی مقدس کتاب ہو اور پھر وہ تکالیف میں اور مشکلات میں پھنسے ہوں' ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔

(بدر جلد ۹ نمبر ۳۷ ----- ۷ر جولائی ۱۹۱۰ء صفحہ ۱)

☆-☆-☆-☆